صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 44

منگل یکم نومبر 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

# الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

منگل یکم نومبر 2016ء ...... 1438 ہجری یکم نبوت 1395 ھش جلد 66-101 نمبر 247

## تائید دین کی تڑپ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں:۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے ۔سخت گرمی کے دن تھے۔حضرت مسیح موعود تالیف وتصنیف میں منہمک تھے ایک مخلص دوست نے عرض کی کہ گرمی بہت ہے پنکھا لگوا لیا جائے۔آپ نے تبسم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

تجویز تو آپ کی اچھی ہے مگر پنکھا لگا اور ٹھنڈی ہوا چلی تو پھر نیند آ جائے گی اور سونے کو جی چاہے گا۔قوم تو آگے ہی سوئی ہوئی ہے ہم بھی سو رہے تو دین کی تائید کون کرے گا؟

(بدر قادیان 11 دسمبر 1913ء صفحہ 9)

## واقفین نو اوران کے والدین اپنے عہد اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ کریں انتظامیہ کو بھی اہم ہدایات

# اگر ہر واقف نو اپنے عہد کو وفا کے ساتھ پورا کرنے والا ہو تو ہم دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں

## واقفین عبادتوں،عمومی اخلاق،خلافت کی اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے اور عاجزی میں بڑھے ہوئے ہوں تو یقیناً بہت سپیشل ہیں

### سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28/ اکتوبر 2016ء بمقام بیت الذکر،ٹورانٹو،کینیڈا کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 28/ اکتوبر 2016ء کو بیت الذکر،ٹورانٹو،کینیڈا میں پاکستانی وقت کے مطابق رات ساڑھے دس بجے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا گیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بچوں کو وقف کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔بعض دنوں میں ایسے خطوط کی تعداد 20،25 ہو جاتی ہے جس میں ماں باپ اپنے ہونے والے بچے کو وقف نو میں شامل کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔آج سے 12،13 سال پہلے اس طرف توجہ ہوئی اس کی وجہ سے تعداد 28 ہزار سے اوپر تھی اب یہ تعداد 61 ہزار سے اوپر ہو گئی ہے جس میں 36 ہزار سے اوپر لڑکے ہیں اور باقی لڑکیاں۔گویا وقت کے ساتھ ساتھ یہ رجحان بڑھ رہا ہے۔فرمایا: یاد رکھنا چاہیے کہ ہر بچہ جماعت کی اور خاص طور پر وقف نو بچہ والدین کے پاس جماعت کی امانت ہے۔اس کی تربیت اور اسے جماعت اور معاشرہ کا بہترین حصہ بنانا والدین کا فرض ہے۔حضور انور نے حضرت مریم کی دعا کا ذکر کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا بطور قصہ درج نہیں کی بلکہ اللہ کو اس قدر پسند آئی کہ آئندہ آنے والی مائیں بھی یہ دعا کر کے اپنے بچوں کو دین کی خاطر غیر معمولی قربانیاں کرنے والا بنائیں۔

حضور انور نے انتظامیہ کو ہر مرحلہ پر تجدیدِ وقف کے عہد لینے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا وقف نو بچے کی یہ سوچ نہ ہو کہ ہم نے اگر وقف کیا تو ہم دنیاوی طور پر کس طرح گزارہ کریں گے۔حضور انور نے ایسے ہی ایک سوال کا ذکر کر کے فرمایا: یہ سوال پیدا ہونا اس بات کا اظہار ہے کہ ماں باپ نے بچپن سے واقفین کے دل میں یہ بات بٹھائی ہی نہیں کہ اب تم ہمارے پاس صرف جماعت کی امانت ہو۔ان ماں اور باپوں سے سب سے پہلے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وقف نو کا نام ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ وقف ایک اہم ذمہ داری ہے۔ایک واقف نو کے جوانی تک پہنچنے تک ماں باپ کی اور اس کے بعد خود اس کی اپنی ذمہ داری بن جاتی ہے۔رسول اللہؐ کا ارشاد سامنے رکھیں کہ دنیاوی مال واسباب سے اپنے سے کم تر کو دیکھو اور روحانی لحاظ سے اپنے سے بڑھے ہوئے کو دیکھو۔حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے زندگی وقف کرنے کے ارشاد پیش کر کے فرمایا: واقفین نو کو عام احمدی سے بلند ہو کر یہ مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔فرمایا: واقفین نو کو قناعت اور قربانی کے معیاروں کو بہت بڑھانا چاہئے۔اگر ہر واقف نو لڑکا اور لڑکی اپنے اس عہد کو وفا کے ساتھ پورا کرنے والا ہو تو ہم دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کے معیار کا ذکر کر کے فرمایا: اگر انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیف اٹھانے کے لئے تیار ہو جائے تو خدا تعالیٰ تکالیف سے بچا لیتا ہے۔پس اللہ کا پیار جذب کرنے کے لئے یہ معیار ہے۔یہ معیار ہر واقف نو کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے بلکہ ہر واقف زندگی کو یاد رکھنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام واقفین نو اور ان کے ماں باپ وقف کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں اور اپنی وفاؤں کے معیاروں کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جانے والے ہوں۔حضور انور نے بعض انتظامی امور کی طرف انتظامیہ کو توجہ دلائی۔فرمایا: بعض لوگ واقفین بچوں کے دماغ میں یہ بات ڈال دیتے ہیں کہ تم بڑے سپیشل ہو۔بڑے ہو کر ان کے دماغ میں سپیشل ہی رہ جاتا ہے۔فرمایا: سپیشل ہونے کے لئے ان کو کیا ثابت کرنا ہوگا؟ کہ وہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں دوسروں سے بڑھے ہوئے ہیں،عبادتوں کے معیار بہت بلند ہیں،فرض نمازوں کے ساتھ نوافل بھی ادا کرنے والے ہیں،عمومی اخلاق کا معیار اعلیٰ درجہ کا ہے،دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہے۔لڑکیاں ہیں تو ان کا لباس اور پردہ صحیح تعلیم کا نمونہ ہے جس کو دوسرے دیکھ کر رشک کریں۔لڑکے ہیں تو ان کی نظریں حیا کی وجہ سے جھکی ہوئی ہوں،انٹرنیٹ اور دوسری لغویات دیکھنے کی بجائے دین کا علم حاصل کرنے کے لئے صرف کریں،قرآن کریم کی تلاوت اور احکامات کی تلاش کریں،جماعتی تنظیمی کاموں میں دوسروں سے بڑھ کر حصہ لیں،والدین سے حسن سلوک کریں۔برداشت کا مادہ زیادہ ہو دعوت الی اللہ کے میدان میں سب سے آگے،خلافت کی اطاعت میں صف اول میں ہوں،سخت جان اور قربانی،عاجزی اور بے نفسی میں بڑھے ہوئے تکبر سے نفرت اور اس کے خلاف جہاد کرنے والے،ایم ٹی اے پر میرے ہر پروگرام اور خطبہ کو سننے والے،تمام باتیں جو اللہ کو پسند ہیں کرنے والے اور وہ تمام باتیں جو ناپسند ہیں اس سے رکنے والے ہیں تو یقیناً سپیشل بلکہ بہت سپیشل ہیں۔ورنہ آپ میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں ہے۔حضور انور نے مختلف شعبہ جات میں جماعتی ضروریات کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کی تحریک فرمائی۔حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے اقتباسات سے نصائح فرمائیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی نیکی اور تقویٰ پر قائم ہونے والی ہوں اور حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے والی ہوں۔آمین

## حضور انور کا یارک یونیورسٹی کینیڈا میں خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یارک یونیورسٹی ٹورانٹو کینیڈا کی طرف سے استقبالیہ پیش کیا گیا۔اس تقریب میں حضور انور نے خطاب ارشاد فرمایا۔یہ خطاب ایم ٹی اے پر پاکستانی وقت کے مطابق مندرجہ ذیل شیڈیول کے مطابق نشر کیا جائے گا۔احباب اس سے استفادہ کریں۔

**2 نومبر** 8:15pm, 12:05 pm

**3 نومبر** 6:35am, 1:00am

**5 نومبر** 11:25pm, 8:00pm, 12:00pm

**6 نومبر** 6:10am

☆☆☆☆☆☆

## نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی

مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام ہونے والے مقابلہ مضمون نویسی برائے سہ ماہی سوم (جولائی تا ستمبر 2016ء) بعنوان ''دینی تعلیم کا حصول، وقت کی اہم ضرورت'' کے نتائج درج ذیل ہیں۔

**اول:** مکرم مجید احمد بشیر صاحب
مجلس ڈیفنس ناصر لاہور

**دوم:** مکرم مبشر احمد کھوکھر صاحب
مجلس بیت الحمد راولپنڈی

**سوم:** مکرم بریگیڈیئر وسیم احمد صاحب
مجلس صدر راولپنڈی

**حوصلہ افزائی: 1۔** مکرم مجیب احمد خان صاحب
مجلس ماڈل کالونی کراچی

**2۔** مکرم اختر حسین صاحب مجلس دارالبرکات ربوہ

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب کے لئے بہت بابرکت فرمائے۔آمین

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ............ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ............ مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ............ قیمت 6 روپے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حقیقی مومن کی نشانی بتاتے ہوئے فرمایا کہ حقیقی مومن وہی ہے جو جو چیز اپنے لئے چاہتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے، دوسرے کے لئے چاہتا ہے۔ یہ ایک ایسا رہنما اصول ہے جو دنیا میں ہر سطح پر گھر سے لے کر بین الاقوامی تعلقات تک پیار محبت اور صلح کی بنیاد ڈالتا ہے۔ جھگڑوں کو ختم کرتا ہے۔ دلوں میں نرمی پیدا کرتا ہے۔ ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے

میں نے کئی موقعوں پر غیروں کے سامنے یہ بات رکھی تو بڑے متأثر ہوتے ہیں لیکن ہمارا مقصد صرف اچھی بات بتا کر لوگوں کو متأثر کرنا نہیں ہے بلکہ اپنے عمل سے اس بات کی اور ہر دینی حکم کی خوبصورتی ثابت کرنا بھی ہے۔ ہمیں غیر سوال کر سکتے ہیں کہ بہت اچھی بات ہے لیکن بتاؤ تم میں سے کتنے لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔ جب موقع آئے تو خود غرضی نہیں دکھاتے۔ بات کی خوبصورتی تو اسی وقت ظاہر ہوتی ہے جب بات کہنے والا خود بھی اس پر عمل کر رہا ہو

ہم جس طرح اپنے حقوق لینے کے لئے بے چین ہوتے ہیں دوسرے کو حقوق دینے کے لئے بھی وہی معیار قائم کرنے چاہئیں۔ ہم سے کوئی غلطی ہو جائے تو ہم جب اپنے لئے یہ چاہتے ہیں کہ ہماری غلطی معاف ہو اور ہم سے کوئی مؤاخذہ نہ ہو، ہمیں سزا نہ ملے تو پھر جب کوئی دوسرا کوئی غلطی کرتا ہے جس سے ہم متأثر ہو رہے ہوں تو اس کے لئے پھر ہمیں بھی، اگر وہ کوئی عادی مجرم نہیں ہے، وہ بار بار غلطیاں نہیں دہرا رہا، یہی رویہ اپنانا چاہئے کہ معاف کر دیں۔ ہاں اگر کسی غلطی سے جماعت یا قومی مفادات کو نقصان پہنچ رہا ہو تو پھر یہ فردی غلطی نہیں ہوتی اور اس کا جرم پھر قومی جرم بن جاتا ہے اور پھر ایسے لوگوں کا فیصلہ بھی ادارے کرتے ہیں، کوئی شخص نہیں کرتا

غصہ پر قابو رکھنے، صبر کرنے اور بیہودہ گوئی وغیرہ سے باز رہنے سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے نصائح

اللہ تعالیٰ نے ہمیں غصہ دبانے کے بعد جو معاف کرنے کا کہا ہے تو بغیر کسی حکمت کے نہیں کہا کہ معاف کرتے چلے جاؤ۔ بلکہ معافی اور سزا کی حکمت بتا کر فیصلہ کرنے کا کہا ہے

**اگر معاف کرنے سے اصلاح ہو جاتی ہے تو معاف کرنا بہتر ہے۔ اگر سزا دینا اصلاح کے لئے ضروری ہے تو حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ سزا دی جائے اور پھر بیشک متعلقہ اداروں تک معاملہ لے جایا جائے**

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے قصورواروں کو معاف کرنے کے عدیم النظیر واقعات کا روح پرور تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 ستمبر 2016ء بمطابق 23 تبوک 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حقیقی مومن کی نشانی بتاتے ہوئے فرمایا کہ حقیقی مومن وہی ہے جو جو چیز اپنے لئے چاہتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے، دوسرے کے لئے چاہتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب الورع والتقویٰ حدیث 4217)۔ یہ ایک ایسا رہنما اصول ہے جو دنیا میں ہر سطح پر گھر سے لے کر بین الاقوامی تعلقات تک پیار محبت اور صلح کی بنیاد ڈالتا ہے۔ جھگڑوں کو ختم کرتا ہے۔ دلوں میں نرمی پیدا کرتا ہے۔ ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

میں نے کئی موقعوں پر غیروں کے سامنے یہ بات رکھی تو بڑے متأثر ہوتے ہیں لیکن ہمارا مقصد صرف اچھی بات بتا کر لوگوں کو متأثر کرنا نہیں ہے بلکہ اپنے عمل سے اس بات کی اور ہر (دینی) حکم کی خوبصورتی ثابت کرنا بھی ہے۔ ہمیں غیر سوال کر سکتے ہیں کہ بہت اچھی بات ہے لیکن بتاؤ تم میں سے کتنے لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔ جب موقع آئے تو خود غرضی نہیں دکھاتے۔ بات کی خوبصورتی تو اسی وقت ظاہر ہوتی ہے جب بات کہنے والا خود بھی اس پر عمل کر رہا ہو۔ لوگوں کو ہماری امتیازی خصوصیت تو تبھی پتا چلے گی جب ہمارے قول و فعل ایک جیسے ہوں گے۔ لوگ صرف بات سننے تک نہیں رہتے بلکہ ہمیں دیکھتے بھی ہیں۔ میں نے جرمنی کے سفر کے دوران وہاں جو آخری جمعہ پڑھایا غالباً اس میں ذکر کیا تھا کہ جب جرمنی میں (بیت) کے افتتاح کے موقع پر اس علاقے کے ڈسٹرکٹ کمشنر نے یہ اعتراض کیا کہ تم لوگ عورتوں سے ہاتھ نہ ملا کر ان کے ساتھ غلط رویہ دکھاتے ہو۔ تو جب میں نے اس کا کچھ تفصیلی جواب دیا تو ایک شخص نے بعد میں اپنے تأثرات دیتے وقت یہ بھی کہا تھا کہ بالکل ٹھیک بات ہے ہر ایک کو آزادی ہے اور جو اس کا مذہب کہتا ہے یا روایات کہتی ہیں اس پر عمل کرنا اس کا حق ہے جبکہ ملک کا یا عوام کا اس سے نقصان بھی نہ ہو رہا ہو۔ کہنے لگا لیکن یہ بات تو تمہارے خلیفہ نے کہی ہے۔ اس کی حقیقت تو تب پتا چلے گی جب ہم دیکھیں گے کہ احمدی نوجوان بھی اس پر عمل کرتے ہیں یا نہیں، یا ان کی اکثریت اس پر عمل کرتی ہے یا نہیں۔

پس جب ہم مذہب کے حوالے سے کسی حکم کی اور اس حوالے سے اعلیٰ اخلاق کی بات کرتے ہیں تو غیر ہمیں دیکھتے بھی ہیں کہ ان کا اپنا عمل کیا ہے۔ اس بات سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کے اعلیٰ اخلاق قائم کرنے کے لئے بتائی کہ تمہارے حقیقی مومن ہونے کا تب پتا چلے گا جب تمہارے اخلاق بھی اعلیٰ ہوں گے۔ تمہارے ایک دوسرے کے لئے جذبات اور احساسات کے معیار بلند ہوں گے۔ اور وہ معیار کیا ہیں؟ یہ کہ جو چیز تم اپنے لئے پسند کرو وہ دوسرے کے لئے پسند کرو۔ یہ نہیں کہ اپنے حقوق لینے کے لئے انصاف انصاف کی آوازیں بلند کرتے رہو اور دوسروں کے حقوق دیتے وقت منفی رویّہ دکھاؤ۔

پس ہم جس طرح اپنے حقوق لینے کے لئے بے چین ہوتے ہیں دوسرے کو حقوق دینے کے لئے بھی وہی معیار قائم کرنے چاہئیں۔ ہم سے کوئی غلطی ہو جائے تو ہم جب اپنے لئے یہ چاہتے ہیں کہ ہماری غلطی معاف ہو اور ہم سے کوئی مؤاخذہ نہ ہو، ہمیں سزا نہ ملے تو پھر جب کوئی دوسرا کوئی غلطی کرتا ہے جس سے ہم متأثر ہو رہے ہوں تو اس کے لئے پھر ہمیں بھی اگر وہ کوئی عادی مجرم نہیں ہے، وہ بار بار غلطیاں نہیں دہرا رہا، یہی رویہ اپنانا چاہئے کہ معاف کر دیں۔ ہاں اگر کسی غلطی سے جماعت یا قومی مفادات کو نقصان پہنچ رہا ہو تو پھر یہ فردی غلطی نہیں ہوتی اور اس کا جرم پھر قومی جرم بن جاتا ہے اور پھر ایسے لوگوں کا فیصلہ بھی ادارے کرتے ہیں، کوئی شخص نہیں کرتا۔

بہر حال میں یہ بات کر رہا ہوں کہ معاشرے کے روزمرہ کے آپس کے معاملات میں جو حق ہم اپنے لئے سمجھتے ہیں وہ حق دوسرے کو بھی دیتے ہیں یا نہیں یا دینے کی ہماری سوچ ہے یا نہیں۔ اور اس میں بنیادی اکائی گھر ہے، دوست احباب ہیں، بہن بھائی ہیں، دوسرے رشتہ دار ہیں۔ جب چھوٹے پیمانے پر، اپنے چھوٹے سے حلقے میں یہ سوچ ہوگی تو پھر معاشرے میں وسیع طور پر بھی یہی سوچ پھیلے گی۔ خود غرضیاں ختم ہوں گی۔ حق دینے کی باتیں زیادہ ہوں گی۔ معاف کرنے کے رجحان بڑھیں گے۔ سزا دینے یا دلوانے کے رجحان میں کمی ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی ظاہری حقوق اور ضروریات کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ معاف کرنے کے رجحان کو بھی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: (-) (آل عمران: 135)۔ یعنی وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

پس پہلے تو اللہ تعالیٰ نے اس میں اللہ تعالیٰ کے ان بندوں کے حق کی ادائیگی کے لئے خرچ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے جو ضرورتمند ہیں۔ محسن تو ہے ہی وہ جو دوسروں کے کام آنے والا ہو۔ ان کو فائدہ پہنچانے والا ہو۔ نیکیوں پر قائم رہنے والا ہو۔ تقویٰ پر چلنے والا ہو۔ پس جو نیکیوں پر قائم رہنے والا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی خاطر اور تقویٰ پر چلتے ہوئے فائدہ پہنچانے والا ہو یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی میں بےنفس ہوتا ہے۔ چھپ کر اور ظاہراً اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خرچ کرتا ہے۔ اور جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے تو پھر وہ خود غرضیاں نہیں دکھاتا۔ اپنے بھائی کے لئے برائی نہیں چاہتا۔ اور ایسے لوگ روحانی طور پر بھی ترقی کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگ پھر ان لوگوں میں شامل ہو جاتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ محسنین کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ اپنے جذبات پر بھی کنٹرول رکھنے والے ہیں، قابو رکھنے والے ہیں۔ اور ایسا کنٹرول جو نہ صرف ایسی حالت میں جبکہ غصّہ آنا قدرتی بات ہے غصہ کو دبانے والے ہیں بلکہ اس طرح جذبات میں قابو رکھتے ہیں اور اس کا امتحان اس وقت ہوگا جب غصہ دبانے کے بعد دوسروں کو معاف کرنے کی بھی حالت پیدا ہو۔ یہ بات کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ ہر قسم کے غصہ اور بدلے کے جذبات کو دل سے نکال دیا جائے۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ جب غصہ بھی نہ آئے اور بدلہ لینے کے جذبات بھی دل سے نکل جائیں اور نہ صرف یہ کہ غصہ کے جذبات کو نکال دیا جائے بلکہ غلطی کرنے والے پر کچھ احسان بھی کر دیا جائے۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مومن میں یہ باتیں پیدا ہوں۔

روایات میں حضرت حسنؓ کا ایک واقعہ آتا ہے کہ آپ کے ایک غلام نے کوئی غلطی کی۔ اس پر آپ کو اس پر بڑا غصہ آیا اور سزا دینا ہی چاہتے تھے کہ اس پر اس غلام نے آیت کا یہ حصہ پڑھا کہ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ۔ اور وہ جو غصہ دباتے ہیں۔ اس پر حضرت حسن نے سزا دینے کے لئے جو ہاتھ اٹھایا تھا اسے نیچے گرا لیا یا ہاتھ ہی نہیں اٹھایا۔ اس پر غلام کو اور جرأت پیدا ہوئی تو اس نے کہا۔ وَالْعَافِیْنَ۔ یعنی ایسے لوگ لوگوں کو معاف کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ اس پر حضرت حسن نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کہا کہ جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا۔ اس بات پر غلام کو مزید جرأت پیدا ہوئی تو اس نے کہا کہ...... کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اس پر انہوں نے اس غلام کو کہا کہ جاؤ میں نے تمہیں آزاد کیا۔ جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔

پس اللہ تعالیٰ کی محبت کی خواہش رکھنے والوں اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والوں کے یہ رویے ہوتے ہیں کہ نہ صرف قصوروار کا قصور معاف کر دیں بلکہ اس پر احسان بھی کر دیں۔

حضرت مسیح موعود اس آیت کے حوالے سے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بےلگام کے ہونٹ لطائف کے چشمے سے بےنصیب اور محروم کئے جاتے ہیں''۔ (جو گالیاں نکالنے والا ہے، بےلگام بولنے والا ہے وہ پھر ایسی باتیں جو حکمت کی باتیں ہیں، جو گہری باتیں ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ باتیں ہیں ان سے محروم ہو جاتا ہے۔) فرمایا ''غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے۔ اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے''۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے''۔ (عقلمند آدمی میں بلاوجہ کا جوش پیدا نہیں ہوتا جو غصہ کا جوش ہو۔) فرمایا کہ ''جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل وفکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے''۔

پس (دین) کی تعلیم بڑی حکمت والی ہے کہ جو غلطی کر دی جائے تو فیصلہ کرتے وقت اگر انسان کسی چیز کے خلاف بھی ہو، کسی شخص کے خلاف بھی ہو، کوئی سزا ایسا معاملہ ہو تو تب بھی سوچ سمجھ کر اس کا فیصلہ کرنا چاہئے نہ کہ مغلوب الغضب ہو کر۔ بعض جگہ سختی کرنی پڑتی ہے لیکن غضب میں آ کر غصہ میں آ کر سختی کرنا جائز نہیں۔ (دین) میں سزاؤں کا تصور ہے لیکن اس کے لئے اصول وقواعد ہیں۔ غضب میں آ کر سزا حکمت سے دُور لے جاتی ہے، انصاف سے دور لے جاتی ہے۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ غضب میں آ کر اگر سزا دو گے تو یہ دل کی سختی بن جائے گی اور جب دل سخت ہو جائیں تو پھر معارف اور حکمت کی باتیں منہ سے نہیں نکلتیں بلکہ عقل ماری جاتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ غصہ کو دباؤ۔ دماغ کو ٹھنڈا کرو۔ پھر سزا دینے یا نہ دینے کا فیصلہ کرو بشرطیکہ اس کا اختیار بھی رکھتے ہو۔ یہ نہیں کہ ہر ایک کو اٹھ کے سزا دینے کا اختیار مل گیا۔ غصہ کو دبانے کے لئے صبر کا مادہ ہونا ضروری ہے۔ پس صبر کے معیاروں کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ صبر کرنے والوں کی عقل وفکر کی قوتوں کو روشنی ملتی ہے۔ ان کی سوچیں بالغ ہوتی ہیں۔ ان کو روشنی ملتی ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی رہنمائی ملتی ہے۔ اگر ایک مومن کسی بھی بات کا عقل سے کوئی فیصلہ کرنے والا ہو چاہے وہ ناپسندیدہ بات ہو تو ان کے فیصلہ میں جلد بازی نہیں ہوتی بلکہ صبر سے، سوچ سمجھ کے فیصلہ کرتے ہیں بلکہ مثبت اور منفی پہلو دیکھ کر تفصیل میں جا کر پھر فیصلے ہوتے ہیں۔

یہ بھی واضح ہو جیسا کہ میں نے کہا کہ سزا دینے کا اختیار بھی ہر ایک کو نہیں ہے۔ یہ کہہ دیں کہ میں نے سوچا اور میری عقل سزا دینے کا کہتی ہے اس لئے سزا دیتا ہوں۔ سزا دینا تو اب اس زمانے میں متعلقہ اداروں کا کام ہے۔ معاف تو انسان بےشک اپنے قصوروار کو خود کر سکتا ہے لیکن سزا دینے کے لئے بہرحال قانون کی مدد چاہئے یا متعلقہ ادارے کی مدد چاہئے۔ اس بات کو انسان اگر ہر وقت سامنے رکھے تو آپس میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جو لڑائیاں ہو رہی ہوتی ہیں وہ نہ ہوں۔ ایک دوسرے پر مقدمے بازی کر کے جو وقت اور رقم کا ضیاع ہو رہا ہوتا ہے وہ نہ ہو۔ مقدمہ عدالت میں لے جانے پر اگر ایک عدالت کسی قصوروار کو معاف کرتی ہے تو دوسرے فریق کا غیظ وغضب مزید بھڑکتا ہے کہ اس کو معاف کیوں کر دیا یا اس کو کم سزا کیوں دی گئی اور وہ اگلی عدالت میں مقدمہ لے جاتا ہے۔ اور معاملات بھی ایسے نہیں ہوتے کہ کوئی بڑے خوفناک ہوں۔ بڑے چھوٹے چھوٹے معاملات ہوتے ہیں۔ قضا میں بھی اس طرح کے معاملات آتے ہیں اور بعض احمدی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے قضا سے فیصلہ نہیں کروانا۔ عدالت میں چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ کوئی ایسی بات نہیں ہوتی کہ جس پہ مقدمے بازیاں کی جائیں اور اس وجہ سے وہ اپنا نقصان بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں غصہ دبانے کے بعد جو معاف کرنے کا کہا ہے تو بغیر کسی حکمت کے نہیں کہا کہ معاف کرتے چلے جاؤ۔ بلکہ معافی اور سزا کی حکمت بتا کر فیصلہ کرنے کا کہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (الشوریٰ: 41) (-) اور بدی کا بدلہ کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

پس اصل چیز مجرم کو اس کے جرم کا احساس دلا کر اصلاح کرنا ہے نہ کہ بدلہ لینا، مقدمہ بازیوں میں پھنسانا، اپنا بھی مال ضائع کرنا اور دوسرے کا بھی مال ضائع کروانا۔ اپنا بھی وقت ضائع کرنا اور دوسرے کا وقت ضائع کروانا اور اگر جماعتی اداروں میں بات ہے تو ان پہ بدظنیاں کرنا۔ اگر معاف

کرنے سے اصلاح ہو جاتی ہے تو معاف کرنا بہتر ہے۔ اگر سزا دینا اصلاح کے لئے ضروری ہے تو حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ سزا دی جائے اور پھر بیشک متعلقہ اداروں تک معاملہ لے جایا جائے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اس پُر حکمت حکم کے بارے میں کئی جگہ تحریر فرمایا ہے۔ ایک جگہ آپ تریاق القلوب میں فرماتے ہیں کہ:

''قانونِ انصاف کی رو سے ہر ایک بدی کی سزا اُسی قدر بدی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے گنہگار کو معاف کرے بشرطیکہ اس معاف کرنے میں شخصِ مجرم کی اصلاح ہو، نہ یہ کہ معاف کرنے سے اور بھی زیادہ دلیر ہو اور بیباک ہو جائے تو ایسا شخص خدا تعالیٰ سے بڑا اجر پائے گا''۔ یعنی معاف کرنے والا اجر پائے گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''بدی کی پاداش میں اصول انصاف تو یہی ہے کہ بدکن آدمی اسی قدر بدی کا سزاوار ہے جس قدر اس نے بدی کی ہے۔ پر جو شخص عفو کر کے کوئی اصلاح کا کام بجالائے یعنی ایسا عفو نہ ہو جس کا نتیجہ کوئی خرابی ہو سو اس کا اجر خدا پر ہے''۔ یعنی معاف کرنا اصلاح کے لئے ہو جائے تو بڑی اچھی بات ہے اور وضاحت اس کی یہ ہے کہ خرابی نہ پیدا ہوا یسی معافی سے۔ اگر کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا معاف کرنے والے کو جو اجر ملے گا وہ خدا تعالیٰ کے پاس ہے جتنا چاہے وہ دے دے۔

پس عفو اور معاف کرنا اس وقت ہے جب قصوروار کا رویہ نظر آتا ہو کہ وہ آئندہ یہ غلط کام نہیں کرے گا۔ بعض عادی مجرم ہوتے ہیں اور ہر مرتبہ جرم کر کے معافی مانگتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے سزا ضروری ہوتی ہے اور سزا بھی اس طرح ہو کہ اس سے اس کی اصلاح کا پہلو نکلتا ہو۔

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ: ''بدی کا بدلہ اسی قدر بدی ہے جو کی گئی۔ لیکن جو شخص عفو کرے اور گناہ بخش دے اور اس عفو سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو، نہ کوئی خرابی تو خدا اس سے راضی ہے اور اسے اس کا بدلہ دے گا۔ پس قرآن کے رو سے نہ ہر ایک جگہ انتقام محمود ہے'' (یعنی نہ انتقام لینا ہر جگہ ضروری ہے اور تعریف کے قابل ہے) ''اور نہ ہر یک جگہ عفو قابل تعریف ہے۔'' (نہ معاف کرنا قابل تعریف ہے۔) ''بلکہ محل شناسی کرنی چاہئے''۔ (یہ دیکھنا چاہئے کہ موقع کیسا ہے؟ فائدہ کس میں ہے؟ سزا میں یا معافی میں۔) ''اور چاہئے کہ انتقام اور عفو کی سیرت بپابندی محل اور مصلحت ہو۔ نہ بے قیدی کے رنگ میں۔ یہی قرآن کا مطلب ہے۔''

یہ کوئی نہیں ہے کہ کسی اصول کے بغیر، کسی ضابطے کے بغیر سزا دی جائے یا بلاوجہ معاف کر دیا جائے۔ اس کے لئے کوئی حدود ہیں۔ ان حدود کے اندر رہنا چاہئے اور یہ چیز دیکھنی چاہئے کہ فائدہ کس میں ہے۔ پس یہ ہے (دینی) سزا اور معافی کی حکمت کہ اصلاح مدنظر ہو۔

آجکل دنیاوی قانون میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جرم کی سزا دی جاتی ہے اور پھر جیلوں میں اس لئے رکھا جاتا ہے کہ اصلاح ہو لیکن خود یہاں کے ترقی یافتہ ملکوں کے بھی تجزیہ نگار اب لکھنے لگ گئے ہیں کہ جیلوں میں جب مجرم سزا کاٹ کے نکلتے ہیں تو جرموں میں اور بھی بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ سزا دینے والے بھی اور مجرم بھی صرف قانون کی پابندی کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف ان میں نہیں ہوتا۔ بہرحال مومنوں کو عام ہدایت یہی ہے کہ ان میں قصوروں کو معاف کرنے کی عادت ہونی چاہئے اور قصور کی نوعیت اور مجرم کی حالت اور سابقہ رویے کے مطابق فیصلہ ہونا چاہئے۔ نہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ آنکھیں بند کر کے ہر ایک کو معاف کرتے چلے جاؤ، نہ یہ کہ غضبناک ہو کر سزائیں دینے کی طرف ہی رجحان ہو۔ معاف کرتے چلے جانے سے بھی معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور سزا دیتے چلے جانے سے بھی رنجشیں اور کینے بڑھتے ہیں اور معاشرے میں نفرتوں کی دیواریں کھڑی ہوتی ہیں اور بدامنی پھیلتی چلی جاتی ہے۔

اگر ہم جائزہ لیں، اپنے ماحول پر نظر ڈالیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ وہ لوگ جن کا قصور کیا گیا ہو وہ اس بات کا شدت سے اظہار اور مطالبہ کرتے ہیں کہ مجرم کو سزا دینی ضروری ہے تا کہ دوسروں کے لئے یہ سزا عبرت کا ذریعہ بنے اور کسی کو کسی قسم کی غلطیاں کرنے کی جرأت نہ ہو اور مجرم جس نے قصور کیا ہو وہ یہ کہتا ہے کہ معاف کرنا چاہئے۔ آجکل ہیومن رائٹس کی تنظیمیں بھی بہت سی بن گئی ہیں وہ جہاں بعض اچھے کام کر رہی ہیں وہاں معاف کروانے میں بھی بہت زیادہ افراط سے کام لیتے ہوئے ہر مجرم کو معاف کروانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اسی طرح جو مجرم دین کے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کچھ شدھ بدھ رکھتے ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ معاف کرو اس لئے معاف کرنا چاہئے کیونکہ خدا خود بھی بندوں کو معاف کرتا ہے۔ اس لئے تم بھی بندوں کا حق ادا کرتے ہوئے معاف کرو۔ انفرادی طور پر بھی ہر ایک اپنے قصوروار کو معاف کرے اور جماعتی طور پر بھی ہر ایک کو معاف کیا جائے قطع نظر اس کے کہ اس سے جماعت کو فائدہ ہو رہا ہے یا نقصان تا کہ بندوں کے حق ادا ہوں۔ دونوں طرف سے یہ باتیں کرنے والے جو بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں یا تو عادی مجرم ہوتے ہیں یا انصاف سے ہٹ کر اپنے حق میں فیصلہ کروانا چاہتے ہیں۔ ایک تو جرم کرتے ہیں پھر جرم کی سزا سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کا ناجائز حوالہ دیتے ہیں یہ لوگ خودغرض ہوتے ہیں۔ اگر ان کا کوئی قصور کرے تو کبھی معاف نہیں کرتے بلکہ بڑھ بڑھ کر مجرم کو سزا دلوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ گویا ان کا اصول یہاں بدل جاتا ہے۔ اس وقت اس حکم کو بھول جاتے ہیں کہ دوسرے کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

اسی طرح جو معاف نہیں کرنا چاہتے اور چاہتے ہیں کہ ضرور میرے قصوروار کو سزا ملے وہ بھی اگر اپنا معاملہ ہو تو معافیاں مانگ کر کہیں گے کہ معاف کرنا اچھا ہے۔ (دین) ایسے خودغرضوں کی باتوں کو ردّ کرتا ہے اور انتہائی انصاف پر مبنی فیصلہ دیتا ہے کہ اگر یہ یقین ہے کہ معاف کرنے سے اصلاح ہوگی تو بہتر ہے کہ معاف کر دو۔ اگر یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ سزا کے بغیر گزارہ نہیں تو سزا ضروری ہے۔ بہرحال یہ تو (دین) کی ایک اصولی تعلیم ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس حد تک معاف فرمایا کرتے تھے اور آپ نے صحابہ کو اس بارے میں کیا نصائح فرمائی ہیں۔ حضرت امام حسن کی مثال میں نے دی تھی کہ انہوں نے اپنے ملازم کی ایک غلطی پر معاف کر دیا لیکن وہ ایک چھوٹی سی غلطی تھی۔ معاف کرنے کی معراج تو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتی ہے کہ جن لوگوں کی سزا کے فیصلہ بھی ہو گئے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی معاف فرما دیا۔ کسی دوسرے کے قصوروار کو معاف نہیں کیا بلکہ اپنے قصورواروں کو، اپنی اولاد کے قاتلوں کو معاف کر دیا کیونکہ ان کی اصلاح ہو گئی تھی۔

روایات میں ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک شخص ھبار بن اسود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ پر مکہ سے مدینہ ہجرت کرتے وقت نیزے سے قاتلانہ حملہ کیا۔ آپ اس وقت حاملہ تھیں۔ حملہ کی وجہ سے آپ کا حمل بھی ضائع ہو گیا۔ زخمی بھی ہوئیں، چوٹ لگی اور اس چوٹ کی وجہ سے آپ کی وفات بھی ہو گئی۔ اس جرم کی وجہ سے ھبار کے لئے قتل کی سزا کا فیصلہ ہوا۔ فتح مکہ کے موقع پر یہ شخص بھاگ کر کہیں چلا گیا مگر بعد میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس تشریف لائے تو ھبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ رحم کی بھیک مانگتا ہوں۔ پہلے میں آپ سے ڈر کر فرار ہو گیا تھا لیکن مجھے آپ کا عفو اور رحم واپس لے آیا ہے۔ اے خدا کے نبی! ہم جاہل تھے، مشرک تھے، خدا نے ہمیں آپ کے ذریعہ ہدایت دی اور ہلاکت سے بچایا۔ میں اپنی زیادتیوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس میری جہالت سے صرف نظر فرماتے ہوئے مجھے معاف فرمائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے اس قاتل کو معاف فرما دیا اور فرمایا کہ جا اے ھبار! میں نے تجھے معاف کیا اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے تمہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس جب آپ نے دیکھا کہ اصلاح ہو گئی ہے تو اپنی بیٹی کے قاتل کو بھی معاف فرما دیا۔

(تاریخ الخمیس جلد دوم باب ذکر الرجال الاحد عشر الذین اھدر دمھم یوم فتح مکۃ صفحہ 93 مطبوعہ موسسۃ شعبان بیروت)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر ہونے والی کسی زیادتی کا کبھی انتقام نہیں لیا۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب مباعدتہؐ للآثام ...... الخ حدیث 5944)

تبھی تو آپ نے کھانے میں زہر ملا کر کھانا کھلانے والی یہودیہ کو بھی معاف فرما دیا تھا حالانکہ بعض صحابہ کو زہر کا اثر بھی ہو گیا تھا۔

(سیرت ابنِ ھشام باب بقیة امر خیبر صفحہ 627-626 مطبوعہ المکتبة العصریة بیروت)

پھر ہند جس نے جنگ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ کا مُثلہ کیا تھا۔ ان کے جسم کے اعضاء کاٹے تھے۔ کان ناک وغیرہ کاٹے تھے اور کلیجہ نکال کر چبایا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر عورتوں کے ساتھ مل کر اس نے بیعت کر لی۔ اس کے بعض سوالوں کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہچان لیا اور پوچھا کہ کیا تم ابوسفیان کی بیوی ہند ہو؟ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ! اب تو میں دل سے مسلمان ہو چکی ہوں۔ جو پہلے ہو چکا اس سے درگزر فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند کو معاف فرما دیا۔ ہند پر آپ کے عفو کا ایسا اثر ہوا کہ اس کی کایا ہی پلٹ گئی۔ بہت مخلص ہو گئی۔ بلکہ اسی دن شام کو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور دو بکرے بھون کر کھانے کے لئے بھجوائے اور ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ آجکل جانور کم ہیں اس لئے حقیر سا تحفہ پیش ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! ہند کے ریوڑوں میں بہت برکت ڈال۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ اس دعا کے نتیجہ میں ایسی برکت پڑی کہ اس کے ریوڑ سنبھالے نہیں جاتے تھے۔

(سیرت الحلبیة جلد 3 صفحہ 137 تا 139 باب فتح مکة شرفها اللّٰہ تعالیٰ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت 2002ء)

رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کو ہر ایک جانتا ہے۔ اس کی تمام تر گستاخیوں کے باوجود اس کو معاف فرمایا اور اس کا جنازہ بھی پڑھا دیا۔ باوجود اس کے کہ حضرت عمرؓ بار بار عرض کرتے تھے کہ اس کا جنازہ نہ پڑھائیں۔

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ما یکرہ من الصلاة علی المنافقین ...... الخ حدیث 1366)

کعب بن زہیر ایک مشہور شاعر تھا بعض باتوں کی وجہ سے اس کے لئے بھی سزا کا حکم ہو چکا تھا۔ فتح مکہ کے بعد ان کے بھائی نے اسے لکھا کہ اب آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگ لو۔ چنانچہ وہ مدینہ آ کر اپنے ایک جاننے والے کے پاس ٹھہر گئے اور فجر کی نماز مسجد نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ادا کی۔ نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کعب بن زہیر تائب ہو کر آیا ہے اور معافی کا خواستگار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے شکل سے پہچانتے نہیں تھے۔ اس لئے اس نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو اسے پیش کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں آ جائے سامنے۔ اس پر اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ہی کعب بن زہیر ہوں۔ اس پر ایک انصاری اسے قتل کرنے کے لئے اٹھے کیونکہ اس کے متعلق حدّ لگنے کی وجہ سے قتل کا فیصلہ ہو چکا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ معافی کا خواستگار ہو کر آیا ہے اسے چھوڑ دو۔ اس کے بعد اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قصیدہ پیش کیا جس پر آپ نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے اپنی چادر بھی اسے اوڑھا دی۔

(تاریخ الخمیس جلد دوم باب اسلام کعب بن زھیر صفحہ 121 مطبوعہ موسسة شعبان بیروت)

پس یہ تھا آپ کی معافی کا معیار کہ نہ صرف معاف فرماتے تھے بلکہ انعام دے کر، دعائیں دے کر رخصت فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو کی بے شمار مثالیں ہیں۔ ایسے معراج پر پہنچا ہوا عفو ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا۔ مگر ان کو اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْن کا ہی خطاب ہوا۔ خود اس انسان کامل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں۔ مگر اس خلق مجسم ذات نے اس کے مقابلے میں کیا کیا۔ ان کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح وسلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور کے مخالف آپ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل وخوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو عفو اور درگزر کے کن معیاروں کو حاصل کرنے کی نصیحت فرمائی۔ اس بارے میں روایات میں بہت سے واقعات ملتے ہیں ایک آدھ مَیں پیش کرتا ہوں۔

ایک دفعہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا ایک غلام ہے جو غلط کام کرتا ہے کیا میں اسے بدنی سزا دے سکتا ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس سے ہر روز ستر مرتبہ درگزر کر لیا کرو۔ (مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 309 کتاب العتق حدیث 7231 مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت) یعنی بہت زیادہ درگزر کیا کرو۔ پس ملازموں اور ماتحتوں سے حسن سلوک کا یہ وہ معیار ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا۔

یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ آجکل غلامی نہیں ہے اور ایک مومن ملازم سے بھی یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ بھی اس کے ذمہ جو فرائض ہیں ان کا بھی حق ادا کرنے والا ہو۔ صرف اس لئے کہ درگزر کا حکم ہے اس لئے ہر کام خراب کرتا جائے یہ بھی غلط چیز ہے۔ جس طرح اور جگہوں پر یہ بھی حکم ہے کہ جو کام کسی کے ذمہ کیا گیا ہے اس کو ادا کرنے کا بھی پورا حق ادا کرنا چاہئے۔ پس دونوں طرف یہ حکم ہے۔ جہاں مالک کو ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض نہ ہو، درگزر کرے وہاں ملازم کے لئے بھی یہی ہے کہ اپنے ذمہ جو ذمہ داری ہے ان کا بھی پورا حق ادا کرے۔

عفو اور درگزر کے بارے میں ہمیں نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔'' فرمایا کہ ''میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصّہ کا نقص اب تک موجود ہے تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔'' فرمایا ''اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے''۔ (صبر سے پہلے اپنی تربیت کرو اور دوسرے کی تربیت بھی کرو اور اس کے لئے ذریعہ یہ ہے کہ دعا کرو) ''کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔'' فرمایا ''خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے''۔ فرمایا ''یہ سچ ہے کہ سب انسان ایک مزاج کے نہیں ہوتے۔'' (طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں۔) فرمایا ''اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔...... (بنی اسرائیل:85)۔ (یعنی ہر ایک اپنی جبلت کے مطابق عمل کرتا ہے۔) لیکن آپ فرماتے ہیں کہ ''بعض آدمی ایک قسم کے اخلاق میں اگر عمدہ ہیں تو دوسری قسم میں کمزور۔ اگر ایک خلق کا رنگ اچھا ہے تو دوسرے کا برا''۔ فرمایا ''لیکن تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اصلاح ناممکن ہے۔''

طبیعتیں ہر ایک کی اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں۔ بعضوں کے بعض اخلاق بہت اچھے ہیں۔ اس میں ترقی ہے لیکن دوسرے میں کمزوری ہے لیکن فرمایا اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اصلاح ناممکن ہو جائے اور تمام اخلاق نہ اپنائے جائیں۔

پس بیشک انسان کی طبیعتیں مختلف ہیں۔ جن میں کمزوریاں ہیں ان میں کچھ اچھائیاں بھی ہیں۔ یہ نہیں کہ ہر کسی میں صرف کمزوریاں ہی کمزوریاں ہیں اور اچھائی کوئی نہیں۔ اچھائیاں بھی ہیں کمزوریاں بھی ہیں لیکن حضرت مسیح موعود ہم سے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے ہمیں اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے اور وہ اعلیٰ اخلاق اپنانے چاہئیں جو ایک حقیقی مومن کا معیار ہیں۔ کمزوریاں دور کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے اور اس بات کی کوشش ہونی چاہئے کہ ہم اپنے ماحول کو پرامن بنانے کی کوشش کریں اور اس کے لئے جو اصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو یا اپنے لئے چاہتے ہو وہ اپنے بھائی کے لئے بھی چاہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہوں۔

## وصایا

**ضروری نوٹ**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

### مسل نمبر 124499 میں Ganiyat Olajide

زوجہ Olajide قوم.... پیشہ تدریس عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Apata ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 جون 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 12 ہزار Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ganiyat Olajide گواہ شد نمبر1۔ Dhunoorain S/o Bello گواہ شد نمبر2۔ Solih S/o Okutimrin

### مسل نمبر 124500 میں Ilomot

زوجہ Ismael قوم.... پیشہ تدریس عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Idiroko ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ilimot گواہ شد نمبر1۔ I O Aliyu S/o Aliu گواہ شد نمبر2۔ Hassan S/o Akimtola

### مسل نمبر 124083 میں ثمرین تبسم

بنت بشیر احمد شاہد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 مارچ 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) ناک کا کوکا 3 ہزار روپے (2) چاندی کی رنگ 700 روپے اس وقت مجھے مبلغ 800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثمرین تبسم گواہ شد نمبر1۔ اللہ دتہ طاہر ولد سلطان احمد گواہ شد نمبر2۔ سفیر احمد شاہد ولد بشیر احمد

### مسل نمبر 124501 میں Riskat

زوجہ Abdus Salam قوم...... پیشہ تدریس عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bashorun ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 ستمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 15 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Riskat گواہ شد نمبر1۔ AbdulHakeems s/o Ariyo گواہ شد نمبر2۔ Ibrahim S/o Adejimi

### مسل نمبر 124502 میں Ismael Abdul Rhaeem

ولد Abdul Raheem قوم...... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 51 سال بیعت 1986ء ساکن Manatan ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 جون 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1,50,000 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ismael Abdul Raheem گواہ شد نمبر1۔ Abdul Lateef s/o Adelegan گواہ شد نمبر2۔ Munirudeen s/o Adeagbo

### مسل نمبر 124503 میں Abdurasheed Hassan

ولد Raheem قوم..... پیشہ انجینئرنگ عمر 37 سال بیعت 1996ء احمدی ساکن Attanajayi ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 مارچ 2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 لاکھ Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdurasheed Hassan گواہ شد نمبر1۔ Toyyib s/o Ibmgmi گواہ شد نمبر2۔ Muhyiddeen s/o Dikko

### مسل نمبر 124504 میں Bashir Orire Alao

ولد Moh Jimoh قوم.... پیشہ کاروبار عمر 57 سال بیعت 1978ء ساکن Kaduna ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 50 لاکھ Naira (2) پلاٹ 100x100، 4 لاکھ Naira اس وقت مجھے مبلغ 1,17,327 Naira ماہوار بصورت منافع مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Bashir Orire Alao گواہ شد نمبر1۔ Mashood s/o Yusuf گواہ شد نمبر2۔ Ibrahim s/o Bashir

### مسل نمبر 124505 میں Nurudeen

ولد Adyemi قوم.... پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Camp Bantoko ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار Naira ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Nurudeen گواہ شد نمبر1۔ Toyyib s/o Ibiyom گواہ شد نمبر2۔ Muhyideen s/o Dikko

### مسل نمبر 124506 میں Modiu Ibrahim

ولد Adeshna قوم.... پیشہ طالبعلم عمر 25 سال بیعت 2005ء ساکن Ogudu ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جولائی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 12 ہزار Naira ماہوار بصورت Stipend مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Modiu Ibrahim گواہ شد نمبر1۔ Abdul Qahhar s/o Olowohma گواہ شد نمبر2۔ Ibrahim s/o Adejimi

### مسل نمبر 124507 میں Abdul Salam

ولد Adenusi قوم.... پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن EDE ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار Naira ماہوار بصورت Stipend مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Salam گواہ شد نمبر1۔ Muhammad Sultan s/o Adenusi گواہ شد نمبر2۔ Adbul Rafiq s/o Adenusi

### مسل نمبر 124508 میں Abdus Sabur

ولد Adeleke قوم.... پیشہ طالب علم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Achi ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار Naira ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Abdus Sabur گواہ شد نمبر1۔ Muhyiddeen s/o Dikko گواہ شد نمبر2۔ Muhammad Qasim s/o Oyekola

### مسل نمبر 124509 میں Iskil Adeyemi

زوجہ Adeyemi قوم.... پیشہ تجارت عمر 65 سال بیعت 1999ء ساکن Apata ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 اگست 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) فلائٹ 3 بیڈ روم 30 لاکھ Naira اس وقت مجھے مبلغ 15 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Iskil Adeyemi گواہ شد نمبر1۔ Dhunoorain s/o Bello گواہ شد نمبر2۔ Yunus s/o Omotayo

### مسل نمبر 124510 میں Idiat

زوجہ Akande قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Osogbo ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10,000 ہزار Naira ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Idiat گواہ شد نمبر1۔ Abdul Ganiy s/o Oladipupo گواہ شد نمبر2۔ Abdul Azeez s/o Musa

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر۔ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

## تقریب آمین

مکرم محمد اکبر احمدی صاحب معلم سلسلہ شاہ کوٹ ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

شاہ زیب احمد ابن مکرم ڈاکٹر فیاض احمد صاحب ساکن شاہ کوٹ ضلع ننکانہ صاحب نے 6 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ جس کی تقریب آمین مورخہ 10/اکتوبر 2016ء کو بعد از نماز ظہر احمدیہ بیت الذکر شاہ کوٹ میں منعقد کی گئی۔ مکرم رفیع احمد طاہر صاحب امیر ضلع نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچے کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم بچے کو نیک خادم دین بنائے نیز قرآن کریم کے انوار عطا فرمائے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

## سیمینار بعنوان حضرت امام حسینؓ

(زیر اہتمام لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

مورخہ 26/اکتوبر 2016ء کو بعد نماز عصر ایوان ناصر دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں ایک سیمینار بعنوان حضرت امام حسینؓ منعقد ہوا۔ تقریب کی صدارت محترم خالد گورایہ صاحب نے کی جبکہ مہمان خصوصی محترم اسفند یار منیب صاحب انچارج شعبہ تاریخ احمدیت تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مہمان خصوصی نے واقعہ کربلا اور اس کے پس منظر وعوامل پر مفصل روشنی ڈالی۔ دو سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ اجتماعی دعا کے بعد حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

## ولادت

مکرم حافظ تصور احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم نثار احمد کھرل صاحب ساکن گمبٹ گوٹھ ثناء اللہ ضلع خیر پور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مورخہ 11/اکتوبر 2016ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کو مدثر احمد نثار نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری ثناء اللہ کھرل صاحب مرحوم کا پوتا، مکرم مقصود احمد صاحب کا نواسہ اور مکرم چوہدری جلال دین کھرل صاحب کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خلافت احمدیہ کا سچا وفادار اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

## درخواست دعا

مکرم ندیم احمد بٹ صاحب کینیڈا لکھتے ہیں کہ مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ پاؤں میں شوگر کے زخم کی وجہ سے دو ہفتوں سے علیل ہیں۔ چند دن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بھی زیر علاج رہے اب گھر آ گئے ہیں۔ احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ایاز احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم عبدالاعلیٰ نجیب صاحب ولد مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب سیکرٹری مال جڑانوالہ شہر برین ٹیومر کی وجہ سے علیل ہیں۔ کراچی کے ایک ہسپتال میں آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

## ولادت

مکرم محمد جمیل صاحب نائس ٹیلرز ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم پروفیسر بشارت الٰہی جمیل صاحب ایف سی کالج لاہور کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 3۔اکتوبر 2016ء کو دو بیٹیوں اور ایک بیٹے کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حشام احمد تجویز ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کو وقف نو کی مبارک تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ جو حضرت میاں فتح محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم رشید احمد گھمن صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ضلع لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم طاہر احمد بشیر صاحب معلم وقف جدید چک I/H ضلع ملتان تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری نثار احمد صاحب ولد مکرم چوہدری غلام محمد صاحب پڈھیار آف گوٹھ غلام محمد ضلع عمر کوٹ ایک لمبا عرصہ علیل رہنے کے بعد مورخہ 25 ستمبر 2016ء کو بقضائے الٰہی انتقال کر گئے۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر 90 سال تھی۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 26 ستمبر کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ مرحوم نیک، ملنسار، مہمان نواز اور محنتی انسان تھے۔ خلافت سے گہری محبت تھی۔ کبڈی کے کھلاڑی تھے پنجاب وسندھ بھر میں اول آتے تھے۔ مرحوم 1955ء میں 88 شمالی ضلع سرگودھا سے ہجرت کر کے ناصر آباد اسٹیٹ ضلع عمر کوٹ میں آئے تھے۔ ناصر آباد اور محمود آباد اسٹیٹ کے مینیجر بھی رہے۔ 1998ء میں الگ مجلس "گوٹھ غلام محمد" والد صاحب کے نام پر قائم ہوئی آپ پہلے صدر منتخب ہوئے۔ مرحوم مکرم اشتیاق احمد صاحب صدر جماعت ومکرم طیب احمد صاحب کے تایا، مکرم زبیر احمد صاحب ومکرم فاروق اکبر صاحب سابق مینیجر محمود آباد اسٹیٹ کے والد، مکرم مشتاق احمد صاحب زعیم مجلس گوٹھ غلام محمد کے بڑے بھائی اور مکرم شکیل احمد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کے دادا تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں چار بیٹے، چار بیٹیاں، متعدد پوتے، پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

## مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔ آپ ﷺ نے فروغ علم کیلئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے بتحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرمادیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا: پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار و ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات میں حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون نمبرز: 0092 47 6215 448
0092 47 6212 473
موبائل نمبر: 0333 6706649
Email: info@nazarattaleem.org

## سانحہ ارتحال

مکرم قاضی محمد الیاس بشیر صاحب دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ بخت بھری صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ محمد حسین صاحب مرحوم مورخہ 27/اکتوبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ ربوہ میں ان کی نماز جنازہ مکرم مولانا جمیل الرحمٰن رفیق صاحب وکیل التصنیف نے پڑھائی۔ اس کے بعد ٹھٹھہ سندرانہ ضلع جھنگ میں مکرم فرحان محمود صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ہالینڈ سے دونوں بیٹے منیر احمد اور محمد یونس حسن بھی آ گئے تھے۔ بعد ازاں مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی اور مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

ہومیو پیتھک ادویات وعلاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
0333-9797797 ☆ 0333-9797798
047-6211399 ☆ 047-6212399

## تاریخ عالم یکم نومبر

☆ 1904ء: حضرت چوہدری نصراللہ خان صاحب نے (والد حضرت چوہدری ظفراللہ خاں صاحب) حضرت مسیح موعودکی دستی بیعت کی۔

☆ 1926ء: بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کیلئے حضرت مصلح موعود نے انجمن انصار اللہ قائم فرمائی۔ موجودہ تنظیم انصار اللہ 1940ء میں قائم ہوئی۔

☆ 1952ء: آج کے دن ایڈورڈ ٹیلر اور ان کے ہمراہیوں نے امریکی جزیرے مارشل آئی لینڈ میں تاریخ میں پہلی بار تھرمونیوکلیئر بم کا تجربہ کیا۔

☆ 22۔ اپریل 1966ء: حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے تحریک جدید کے دفتر سوم کا اجرا فرمایا لیکن حضور نے فرمایا کہ اس کا آغاز یکم نومبر 1965ء سے سمجھا جائے گا تا کہ یہ حضرت مصلح موعود کے دور سے منسوب ہو۔

☆ نومبر 1966ء سے نومبر 1969ء: حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ رہے۔

☆ نومبر 1970ء: غانا میں پہلا احمدیہ ہسپتال قائم ہوا۔

☆ نومبر 1974ء: حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خطبہ جمعہ میں ربوہ میں کثرت سے مکان بنانے کی تحریک فرمائی۔

☆ 1981ء: انٹیگوا اور باربوڈا نے برطانیہ سے آزادی حاصل کی۔

☆ نومبر 2000ء: عطیہ چشم کی نہایت کارآمد تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی منشاء اور اجازت سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے شروع کی اور نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کا قیام ہوا۔ جس کا بنیادی مقصد کارنیا (آنکھ کے بیرونی پردے) کی بیماری کا شکار نابینا افراد کو بینائی فراہم کرنا ہے۔

(مرسلہ: مکرم فرید احمد حفیظ صاحب)

## ربوہ میں طلوع وغروب وموسم یکم نومبر

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:01 |
| طلوع آفتاب | 6:22 |
| زوال آفتاب | 11:51 |
| غروب آفتاب | 5:22 |
| زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت | 31 سنٹی گریڈ |
| کم سے کم درجہ حرارت | 17 سنٹی گریڈ |

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

## ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

### یکم نومبر 2016ء

| | |
|---|---|
| 6:20 am | حضور انور کے اعزاز میں ڈنمارک میں استقبالیہ تقریب |
| 8:00 am | خطبہ جمعہ 28۔ اکتوبر 2016ء |
| 9:55 am | لقاء مع العرب |
| 12:05 pm | گلشن وقف نو |
| 1:55 pm | سوال وجواب |
| 4:00 pm | خطبہ جمعہ 28۔ اکتوبر 2016ء (سندھی ترجمہ) |


امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O, Sheets & Coil
JK STEEL
Lahore

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

وردہ فیبرکس
Winter Variety
انتظار کی گھڑیاں ختم۔ لیلن ہی لیلن۔ کاٹن ہی کاٹن۔ کھدر ہی کھدر
تمام برانڈز کی ریپلیکا لیلن ہول سیل ریٹ میں حاصل کریں
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362,0476213883

اوقات مطب موسم سرما صبح 9 بجے تا 1 بجے شام 4 بجے تا 7 بجے
حکیم عبدالسمیع حامی فاضل الطب والجراحت
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
047-6211434
047-6212434

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار روزانہ صبح 10 تا شام 5 بجے تک
چھٹی بروز جمعۃ المبارک
برائے رابطہ: 047-6211707,6214414
موبائل: 0301-7972878

ثروت ہوزری سٹور
لوکل وامپورٹڈ جرسی، سویٹر، تولیہ، بنیان، جراب، رومال، اور ٹراوزر، شرٹ کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
Ph:0412627489,03007988298

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301549,35301550
Fax:042-35467624
E_mail:umerestate786@hotmail.com

ضرورت نرسنگ سٹاف
کوالیفائیڈ نرس LHV جو لیبر روم کا کام جانتی ہے۔
صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ رابطہ کریں۔
کوارٹر کی سہولت اور تنخواہ تجربہ کے مطابق
رابطہ
مریم میڈیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ۔ 047-6213944
03156705199

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

SERVICE LIKE NEVER BEFORE
HOOVERS WORLD WIDE EXPRESS
کوریئر اینڈ کارگو سروس
لاہور کے بعد اب راولپنڈی، اسلام آباد اور مضافات میں بھی سروس کا آغاز
UK، جرمنی، یورپ، امریکہ، کینیڈا اور پوری دنیا میں کہیں بھی سامان وکاغذات بھجوانے کے لئے رابطہ کریں۔ آپ کی ایک فون کال پر پک کی سہولت فراہم کی جائے گی۔
جلسہ اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکیجز
بلال احمد انصاری
0423-7428400,051-4341232
0321-4866677,0333-6708024
(ان نمبرز کے علاوہ کسی نمبر پر رابطہ کیا گیا تو کمپنی ذمہ دار نہ ہوگی)
لاہور آفس ایڈریس:۔ دکان نمبر PMA,24-25
ٹریڈ سنٹر بالمقابل کیمپ جیل فیروز پور روڈ لاہور
راولپنڈی واسلام آباد آفس ایڈریس:۔
دکان نمبر B3۔ پیرس پلازہ مین ڈبل روڈ
سیکٹر II خیابان سرسید نزد گرلز کالج راولپنڈی

Study in Europe
Sweden → Without IELTS.
Poland → Annual Tuition fee is only € 2500 To 3500
Holland → Visa is the responsibility of the University.
EC Education Concern
Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore,
Tel +92-42-35177124,331-4482511
+92-302-8411770 (Also on Viber)
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon
Student Can Join our IELTS / iTEP classes

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر
یادگار روڈ۔ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ DHL اور FedEx مناسب ریٹس
0321-7918563,0333-2163419
047-6213567,6213767

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com


FR-10